الْأُسْرَةُ الْإِمَارَاتِيَّةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ (الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا) ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: عزیز دوستو، میرے مومن بھائیو! اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: **(وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً)** "اور اللہ نے تمہارے واسطے تمہاری ہی قسم سے عورتیں پیدا کیں اور تمہیں تمہاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے دیے. اللہ کے بندو! یہ خاندان ہے، جو بقاء کی علامت ہے، زندگی کے تسلسل کا ذریعہ ہے، اَولین تربیت گاہ ہے، اور مضبوط اور مستحکم معاشرے کی بنیاد ہے، اور بلاشبہ خاندان کی تعمیر کی پہلی اینٹ شادی ہے، جس پر خاندان قائم ہوتا ہے، اور اسکی بنیاد رکھی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اِسے اپنی مخلوق کی فطرت میں ڈالا اور اپنے نبیوں اور رسولوں کی سنت بنایا، چنانچہ شادی اِنسان کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ ہے، جس سے اِنسان اپنے نفس کو اللہ تعالی کے حرام کردہ امور میں مبتلا ہونے سے بچاتا ہے. پھر آخِر کیا مسئلہ ہے؟ کہ کچھ نوجوان شادی سے گُریزاں نظرآتے ہیں؟ کیا اُن تک اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ

پُکار نہیں پہنچی؟ «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ» "اے نوجوانو! جو تم میں سے شادی کی استطاعت رکھتا ہے، وہ شادی کرے"۔ کیا انہیں علم نہیں کہ یہ اللہ پر یقین کی کمی کی نشانی ہے کہ شادی کو محض بوجھ، خرچے، اِخراجات اور مصارِف سمجھ کر اُس سے دور رہا جائے؟ کیا رزق کی تنگی کا خوف اُنہیں سَتا رہا ہے؟ حالانکہ اللہ رب العزت نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر وہ شادی کریں گے تو اُنہیں اَپنے فضل سے غنی کر دے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: (إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ) اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا، اور اللہ کَشَائِش والا سب کچھ جاننے والا ہے. تو اے نوجوانو! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا پر لبیک کہو، اپنے رب کے وعدے پر بھروسہ رکھو، اور خاندان کی راحت اور سُکون، مُحبت اور رحمت سے لُطف اَندوز ہو، اور اُس کا پھل پاؤ، یعنی نیک اولاد، جو آپکا نام آگے بڑھائے، جنہیں دیکھ کر آپکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جو آپکے بڑھاپے میں سہارا بنیں، اور آپکے رب کے حضور کامیابی کا ذریعہ بنیں، کیا آپ نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا: (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ) "اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد نے

ایمان میں اُن کی پیروی کی ہم اُن کے ساتھ اُن کی اولاد کو بھی (جنت) میں ملا دیں گے".

اللہ کے بندو! وہ خاندان جسے ہمارا دین پسند کرتا ہے، اور جسے ہمارا وطن چاہتا ہے، وہ ایسا خاندان ہے جو دین اور اَخلاق پر قائم ہو، جیسا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ**". جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کا دین اور اَخلاق تمہیں پسند ہو تو اُس سے شادی کر دو. چنانچہ یہ خاندان اگرچہ مالی استطاعت رکھتا ہو، لیکن حد سے زیادہ حق مہر اور شادی کی تقریبات و تحائف میں فضول خرچیوں سے دور رہے، کیا آپ پسند کرتے ہیں؟ کہ اپنے گھرانے کو ایسی بنیادوں پر اِستوار کریں، جس سے اُس کی برکت مٹ جائے؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان عالیشان نہیں سنا؟ «**مِنْ يُمْنِ الْمَرْأَةِ تَسْهِيلُ أَمْرِهَا، وَقِلَّةُ صَدَاقِهَا**» "عورت کے لیے مبارک ہونے کی نشانی، اُس کا آسان نکاح اور کم مہر ہے". اور ہمارے دین اور وطن کو ایسا خاندان مطلوب ہے کہ جس کے اَفراد صحت اور عافیت کی نعمت سے مالا مال ہوں، ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے بتایا کہ اس نے انصار کی کسی عورت سے

شادی کی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: **«اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا»** "جاؤ اور اُسے دیکھو، انصار کی آنکھوں میں کچھ خاص ہوتا ہے". اس لیے شادی سے پہلے نوجوانوں کو چاہیے کہ اپنا طبی معائنہ کروائیں اور جینیاتی ٹیسٹ کروائیں، تاکہ اپنے خاندان کی صحت و سلامتی اور استحکام کو برقرار رکھ سکیں.

میرے بھائیو! ہم میں کون ہے، جو ایسا خاندان بنانا چاہے گا، جو اپنی عمر کے قیمتی لمحات ہسپتالوں میں گُزار دے؟ یا ایسی اَولاد پائے جنہیں موروثی بیماریوں اور معذوریوں کی تکلیف سے نبُرد آزما ہوتا دیکھ کر دل تکلیف سے بھر جائے؟ لہذا اے حضراتِ والدین! اپنے خاندان کے مستقبل کی منصوبہ بندی کریں، اور علم کی روشنی سے اپنے بچوں کی دُرُست اَفکار پروان چَڑھائیں، اور اے اساتذہ! ہمارے اماراتی گھروں کے اصلی اَقدار کو مستحکم رکھنے میں ہمارے خاندانوں کے مددگار بنیں، اُن کے خیالات کو ڈیجیٹل دنیا کے نقصانات سے بچائیں، تاکہ ہمارے بنائے گئے خوبصورت معاشرے کو کوئی بگاڑ نہ سکے، اور ہماری اَعلیٰ تہذیب و اخلاق پر تعمیر شدہ بنیادیں برقرار رہیں.

مَتَى يَبْلُغُ الْبُنْيَانُ يَوْمًا تَمَامَهُ   إِذَا كُنْتَ تَبْنِيهِ وَغَيْرُكَ يَهْدِمُ

بھلا کب کوئی عمارت اپنی تکمیل کو پہنچے گی؟ اگر تم اُسے تعمیر کر رہے ہو، اور کوئی دوسرا اُسے منہدم کر رہا ہو؟

آخر میں بارگاہ الہی میں دعاء ہے کہ یا اللہ! ہمارے نوجوانوں اور بچیوں کی حفاظت فرما، ہمارے خاندانوں میں برکت ڈال، اور ہمارے گھروں میں خوشیاں کو دوام عطاء فرما۔ **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)**

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَتَّى يَبْلُغَ الْحَمْدُ مُنْتَهَاهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَمُصْطَفَاهُ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هُدَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے بھائیو! اِن دِنوں ہم عالمی یومِ برداشت کا خصوصی موقع مَنا رہے ہیں، جو کہ ایک عظیم موقع ہے، یہی وقت ہے کہ خاندان اِس دن کی عظمت کو سمجھیں اور اپنے گھروں میں اِس کی عملی تصویر بن جائیں، چنانچہ میاں بیوی کو چاہیے کہ اپنے تعلقات میں درگُزر سے کام لیں، اور جب کبھی اختلافات پیدا ہوں تو برداشت اور درگُزر سے اپنی زندگی کے سفر کو نئے سِرے سے استوار کریں؛ اُن کے لیے یہ بات اِس سے کہیں بہتر ہے کہ اختلافات بڑھ کر تلخیاں پیدا ہوں، جس کا اثر براہِ راست بچوں کی نفسیات پر پڑے، اور ضروری ہے کہ والدین اپنے بچوں میں برداشت کی عادت ڈالیں، اُن کے سامنے اپنے قول و عمل میں حسنِ سلوک کا مظاہرہ کریں، اور اُن کی تربیت کرنے میں نرمی اختیار کریں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «**إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ**» "اللہ جب کسی گھرانے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُنہیں نرمی عطاء کر دیتا ہے". یُوں نرمی اور برداشت اُن کا طرزِ زندگی بن جائے

گا، اور اُنکی شخصیت کا اِہم ترین عُنصر بن کر اُن کے مزاج میں رچ بس جائے گا، چنانچہ بہن بھائی آپس میں عفو و درگُزر سے کام لیں گے، ایک دوسرے کے بارے میں دل صاف رکھیں گے، آپس میں محبت اور تعلقات مضبوط ہوں گے، اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی سے پیش آئیں گے.

تو میرے بھائیو! کیا یہ بہتر ہے یا وہ اولاد جو گھروں میں عفو و درگُزر کی تربیت سے محروم رہی، پھر اسکے نتیجے میں جائیداد اور تَرکوں کے تنازُعات میں گھِری، عدالتوں میں کھڑی نظر آئے؟ اپنے بچوں کو سمجھائیں کہ مال تو ہمیشہ کمایا جا سکتا ہے، لیکن بھائی کا نعم البدل کوئی نہیں، مال تو آتا اور جاتا رہتا ہے، لیکن بھائی کی محبت ہمیشہ قائم رہتی ہے، اُنہیں یہ سکھائیں کہ بھائی بھائی کا سہارا ہے اور اس کا دست و بازو ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے بھائی کے ذریعے تقویت دینے کا وعدہ کیا: (سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ) ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے مضبوط کردیں گے. حضراتِ والدین! یقین رکھیے کہ جو برداشت اور محبت آج آپ اپنے بچوں میں بَو رہے ہیں، اُس کا پھل کل آپکی زندگی میں ضرور آئے گا.

فَرُبَّ بَذْرَةِ أَخْلَاقٍ حَوَتْ قِيَمًا بِالنُّصْحِ صَارَتْ بَسَاتِينًا وَأَفْنَانًا

بسا اوقات اخلاق کا ایک چھوٹا سا بیج، جو اقدار سے بھرپور ہو، نصیحت کی آبیاری سے سرسبز باغات اور شاداب شاخوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. رَبَّنَا مَا سَأَلْنَاكَ مِنْ خَيْرٍ فَأَعْطِنَا، وَمَا قَصُرَتْ عَنْهُ دَعَوَاتُنَا فَبَلِّغْنَا، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.

اللَّهُمَّ أَدِمِ الِاسْتِقْرَارَ عَلَى دَوْلَتِنَا، وَأَتِمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَوَسِّعْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيْخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلاَ تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ).

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.